خلافت

(اول و دوم جاالحق میڈیا کی ویڈیو خلافت کا اردو ترجمعہ)

نوٹ:آخری صفہ ضرور ملاحظہ فرمائیں

پروڈکشن

https://www.facebook.com/ahlebatilkailmiradd
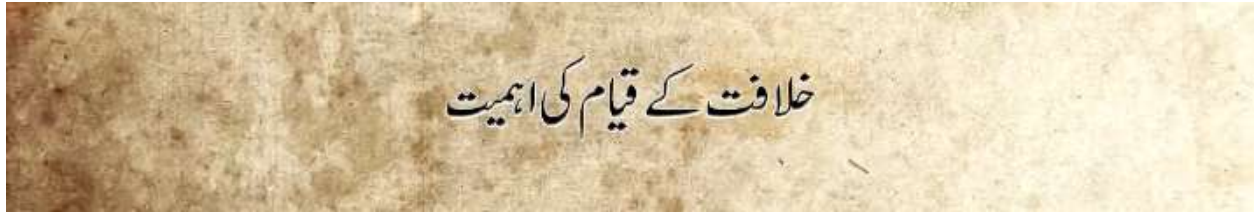
مسلمانوں کی دنیاوی و اخروی سعادت اور کامرانی اسلامی نظام خلافت کے قیام کے ساتھ وابستہ ھے اسی طرح اسلام کی عبادات دعوت و تبلیغ او غلبہ و اقتدار کا انحصار بھی خلافت پر ھے

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

اور جب کہا تمہارے رب نے فرشتوں سے یقیناً میں زمین میں ایک نائب خلیفہ بنانے والا ہوں۔(سورۃ البقرۃ - آیت نمبر۳۰)
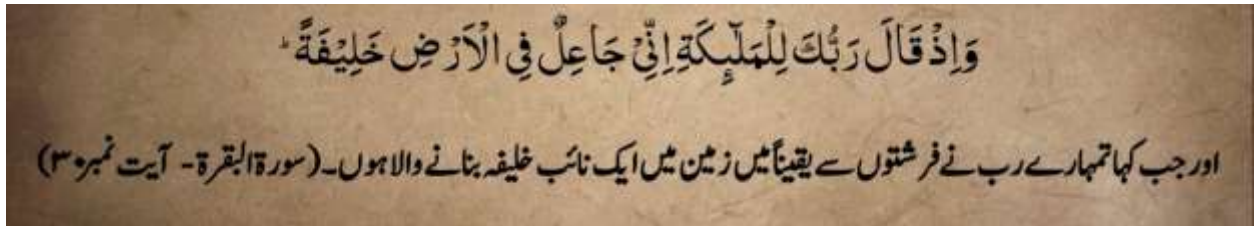
امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

هذه الاية اصل فی نصب امام وخليفة يسمع له ويطاع لتجتمع به الحكم وتنفذ به احكام الخليفة ولا يخاف فی وجوب ذلك بين الامة ولا بين الأئمة۔

یہ آیت امام و خلیفہ کے تقرر کے بارے میں قاعدہ کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسا خلیفہ جس کی بات سنی جائے اور اس کی اطاعت کی جائے تاکہ کلمہ (اسلام کی شیرازہ بندی) اس خلیفہ سے مجتمع رہے اور خلیفہ کے احکام نافذ ہوں۔ امت اور آئمہ میں خلیفہ کے تقرر کے واجب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن؛ ج:۱، ص:۱۵۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

''قال علی الامام انما جعل ليقيم الناس الصلوة ويأخذ صدقاتهم ويقيم حدودهم يمضی احكامهم ويجاهد عدوهم وهذه كلها عقود ولا يخاطب بها من لم يبلغ او من لا يعقل''

(ازالۃ الخفاء عن الخلافۃ الخلفاء، ج: ۱ ص: ۲۲٦)

حضرت علی ضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: امام (یعنی خلیفہ) اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ وہ نظام صلوۃ کو قائم کرے، صدقات وصول کرے، حدود (اللہ) قائم کرے، احکام (شریعہ) کا نفاذ کرے اور دشمنوں سے جہاد کرے۔ یہ تمام امور عقود (معاملات) ہیں اور ان کا مخاطب نابالغ اور غیر عاقل نہیں ہے۔

رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر جو خطبہ دیا تھا، اس میں فرمایا:۔

الا انّ محمد قد مات ولا بدّ لهذا الدين ممن يقوم به

"سنو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور اس دین کے لئے ایسا شخص (خلیفہ) ہونا ضروری ہے جو اسے قائم کرے"۔

(مواقف۔۔۔ الرابع بحوالہ اسلام کا سیاسی نظام)

امام احمد بن حجر الہیثمی فرماتے ہیں:۔

"اعلم ایضاً ان الصحابة اجمعوا علی ان نصب الامام بعد انقراض زمن النبوة واجب بل جعلوها اهم الواجبات حیث اشتغلوا به عن دفن رسول الله ﷺ"۔

(الصواعق المحرقة؛ص ۷)

"یعنی یہ بھی جان لیجئے کہ زمانہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد صحابہ کرام کا امام و خلیفہ کے تقرر کے واجب ہونے پر اجماع ہو چکا ہے بلکہ انہوں نے اسے بڑے فرائض میں سے قرار دیا، یہاں تک کہ اس کی ادائیگی میں مشغول ہو گئے اور رسول اللہ کی تدفین کو موخر کر دیا"۔

اسی لئے ملا علی قاری شرح الفقہ الاکبر میں فرماتے ہیں:۔

فقد اجمعوا علی وجوب نصب الامام۔

(شرح الفقہ الاکبر، ص: ۱۴۶)

"آئمہ کرام کا اجماع ہے کہ امام کا تقرر واجب ہے"۔

خلافت کا قیام فرض کفایہ ہے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

واجب بالکفایة است بر مسلمین الی یوم القیامة نصب خلیفة مستجمع شرائط۔

(ازالۃ الخفاء عن الخلافۃ الخلفاء، ص: ۳)

"قیامت تک مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے کہ ایسے خلیفہ کا تقرر کریں جس کے اندر خلافت کی شرائط موجود ہوں"۔

فقهاکرام کے نزدیک ابتدائی طور پر خلافت کا قیام فرض کفایہ ھے لیکن اگر اسے مقررہ مدت یعنی تین دن میں پورا نہ کیا جائے تو یہ فرض عین ھو جاتا ھے جیسے جہاد اگر کچھ لوگ ادا کریں اور اس کیلئے کفایت بھی کریں تو باقی مسلمانوں سے ساقط ھو جاتا ھے لیکن اگر کوئی بھی اسکو ادا نہ کرے تو تمام مسلمان گناہ گار ھو جاتے ھیں

تین دن سے زیادہ خلیفہ کی عدم موجودگی جائز نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی سنت اور سلف صالحین کے طریقے سے یہ بات ثابت ھے کہ انھوں نے کبھی بھی خلیفہ کی عدم موجودگی کو تین دن سے زیادہ قبول نھی کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر قاتلانہ حملہ ھونے کی صورت میں جس میں آپ سخت مجروع ھو گئے تھے اپنے بعد خلیفہ منتخب کرنے کیلئے چھ افراد کی شوری بنائی اور فرمایا:

چناچہ امام ابن حزم حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

ولایجوز التردد بعد موت الامام فی اختیار الامام اکثر من ثلاث۔

(المحلی لابن حزم: ج:1، ص:35)

"امام (خلیفہ) کی وفات کے بعد نئے خلیفہ کے منتخب کرنے میں تین دن سے زیادہ تذبذب وتاخیر جائز نہیں"۔

خلیفہ کے بغیر موت جاہلیت کی موت ہے

حدیث:
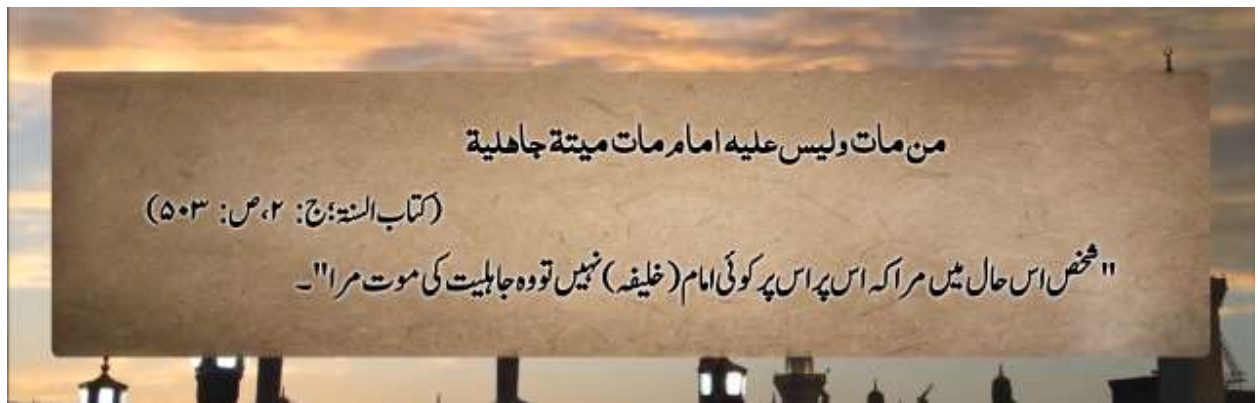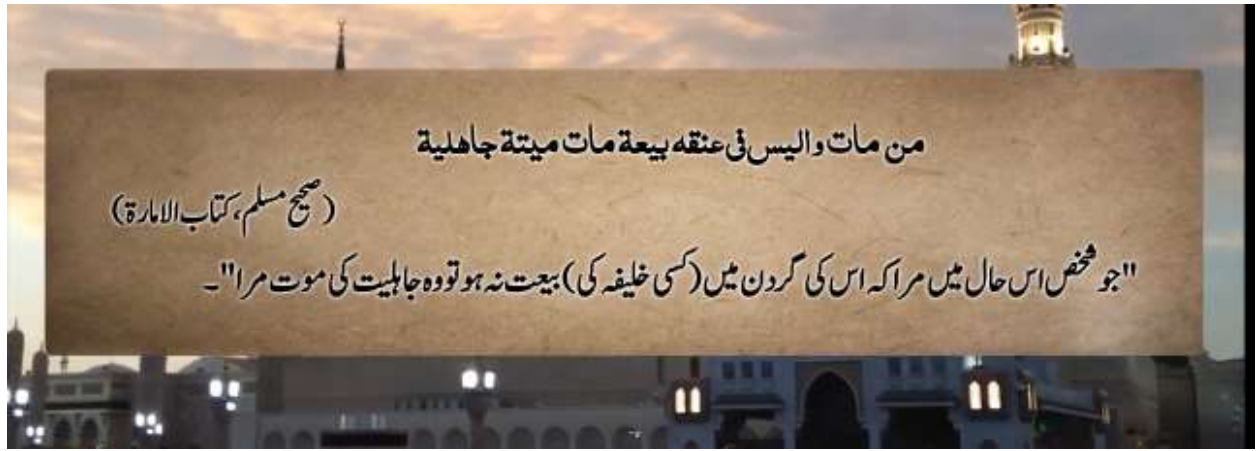
ان احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کی بیعت کو فرض قرار دیا ھے اور خلیفہ کی بیعت اسکے تقرر کے بغیر نہی ھو سکتی اس لیئے خلیفہ کا تقرر مسلمانوں پر فرض ھے اس لیئے امام نووی حدیث کی شرح میں لکھتے ھیں:
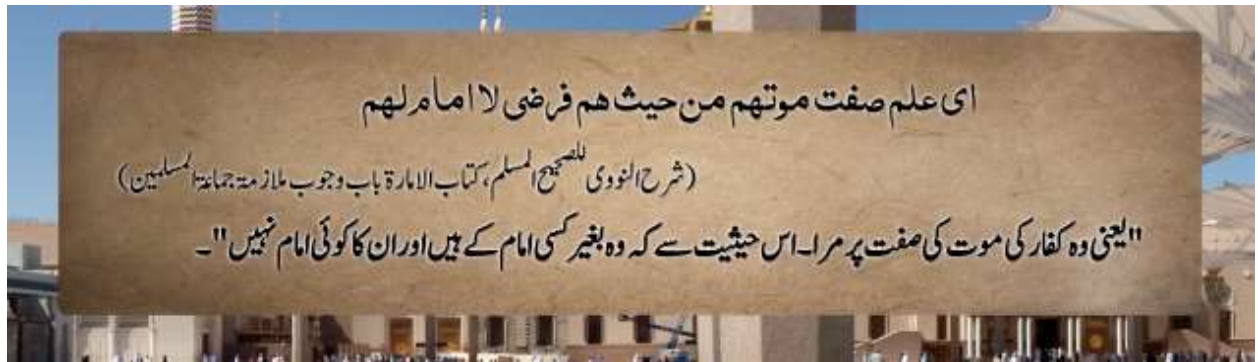
حج و عیدین کی ادائیگی اور جہاد کے بار آور ہونے کا انحصار خلافت کے قیام سے مشروط

شریعت میں حج و عیدین کی ادائیگی کا اصل دارومدار اور جہاد کے ثمرات کے حصول کا سب سے اھم زریعہ خلافت کا قیام ھے

امام النسفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ھیں:

والمسلمون لابد لهم من امام يقوم بتنفيذ احكامهم واقامة حدودهم وسد ثغورهم وتجهيز جيوشهم واخذ صدقاتهم وقهر المتغلبة والمتلصصة وقطاع الطريق واقامة الجمعة والاعياد۔

(شرح العقائد النسفیہ ۱۰۳۔ شامی، ج:۲، ص:۲۸۰)

مسلمانوں کے لئے ایسے امام کا ہونا ناگزیر ہے جو احکامات (شرعیہ) کو نافذ کرے، حدود اللہ کو قائم کرے، سرحدوں کی حفاظت کرے، صدقات وصول کرے، سرکشوں، چوروں اور ڈاکوؤں پر قابو پائے اور جمعہ وعیدین کو قائم کرے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ فرماتے ھیں:

ولان الله تعالیٰ اوجب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ولا يتم ذلك الا بقوة وامارة وكذلك سائر ما اوجبه من الجهاد والعدل واقامة الحج والجمع والاعياد ونصر المظلوم واقامة الحدود لا تتم الا بالقوة والامارة۔

(مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ، ج:28، ص:390)

اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو واجب قرار دیا ہے اور یہ طاقت و امارت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام وہ احکام جن کو اللہ نے واجب کیا ہے یعنی جہاد، عدل کا قیام، حج و جمعہ و عیدین کی اقامت، مظلوم کی مدد اور اقامت حدود (اللہ)، طاقت و امارت کے بغیر پورے نہیں ہوتے ہیں۔

زمین کی خوشحالی خلافت سے وابستہ ہے

جب حکومت اس معنی و مفھوم کے ساتھ قائم ھو تو وہ خلافت کھلاتی ھے اور حاکم ان اوصاف حمیدہ کے ساتھ حکومت کر رھا ھو تو وہ خلیفہ اور امام عادل قرار پاتا ھے اور ایسے وقت کے بارے میں حدیث ھے:

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم من امام عادل افضل من عبادة ستين

سنة وحد يقام في الارض بحقه ازكى فيها من مطر اربعين عاما

(الطبرانی فی الکبیر والاوسط، مجمع الزوائد ج:۵ ص:۱۹۷، وفیہ سعد ابو غیلان الشیبانی ولم اعرفہ وبقیۃ رجالہ ثقات)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
امام عادل کا ایک دن افضل ہے ستر سال کی عبادت سے اور زمین پر ایک حد کا قیام چالیس سالوں کی بارش سے زیادہ خوشحالی کا باعث ہے۔

عصر حاضر میں خلافت کا دوبارہ احیاء

3 مارچ 1924: خلافت کو ختم کر دیا گیا

مسلمانوں کی اجتماعی طور پر بد قسمتی یا غفلت کہیئے خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد سو سال کاعرصہ گزرا مگر اس دوران مسلمان خلافت کو دوبارہ قائم نہ کر سکے اور نہ ھی کسی خلیفہ کو منتخب کرسکے مگر پھر آخر یکم رمضان المبارک ۱۴۳۵ھجری کو وہ لمحہ آھی گیا کے جب اللہ کی توفیق و رحمت سے امت مسلمہ کی قربانیوں اور جہاد کی بدولت الدولتہ الاسلامیہ العراق و الشام کے مجاھدین کی شوری نے مسلمانوں کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے شیخ ابو بکر البغدادی القرشی الحسینی حفظ اللہ کو خلیفۃ المسلمین مقرر کردیا

مسلمانوں کیلئے اس سے بڑی مسرت و خوشی کا کوئی اور مقام نہ تھا

خلافت کے احیاء کا پس منظر

عصر حاضر میں خلافت کے احیا کا ایک پس منظر ہے جسکو پیش نظر رکھنا لازم ہے سقوط خلافت کے بعد سے سب سے پہلے خلافت کے دوبارہ احیا کیلئے کوشش کا باقائدہ آغاز روس کے خلاف افغان

جہاد کے بعد افغنستان میں امارت اسلامیہ کے قیام کے بعد سے شروع ہوا امارت اسلامیہ افغانستان کے قیام کے بعد خلافت کے دوبارہ احیئا کیلئے شیخ اسامہ بن لادن کی قیادت میں القائدہ نے افغانستان کو اپنا مرکز بنایا تاکہ اس سرزمین سے دوبارہ خلافت کا احیئا کیا جاسکے گو کے خلافت کے قیام کیلئے شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے اپنے سوڈان کے قیام کے دوران ہی اس پر عمل درآمد کا خاکہ بنانا شروع کر دیا تھا مگر وہاں حالات نے ساتھ نہ دیا تو اس فرض کی ادائیگی کیلئے آپ رحمہ اللہ اپنے رفقا کے ہمراہ افغانستان آگئے امارت اسلامیہ افغانستان کے قیام کے بعد خلافت کے دوبارہ قیام کی امید ہو چلی تھی مگر کچھ وجوہات کی وجہ سے اور ۱۱/۹ کے بعد مسلمانوں کی بے رخی حالات کی ستم ظریفی اور امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط کی وجہ سے اس پر عمل درامد نہ ہو سکا اسی دوران امریکہ کی جانب سےعراق پر حملہ کر دیا گیا اور یوں ایک نیا جہاد کا محاز وجود میں آیا یہاں بھی اللہ کے فضل سے روسی جارحیت کی طرح امریکی جارحیت کے مقابلےمیں مجاہدین صف آرا ہوےاور شیخ ابومعصب الزرقاوی رحمہ اللہ کی قیادت میں مسلمانوں اور مجاہدین کی قربانیوں کی بدولت امریکی جارحیت کو عراق میں لوھےکے چنے چبوانے پر مجبور کردیا گیا اس کے نتیجے میں مجاہدین کو علاقے پر تمکن حاصل ہوا ۔شیخ زرقاوی نے اپنی زندگی میں ہی دولۃ اسلامیہ العراق کے قیام کی خوش خبری سنائی اسی دوران شیخ زرقاوی ایک کاروائی میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

الدولۃ الاسلامیہ العراق کا قیام
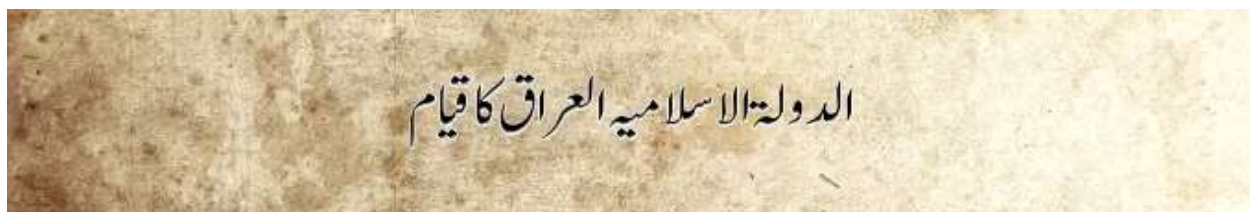
شیخ زرقاوی کی شہادت کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر قائم مقام امیر بنے اور کچھ ھی دنوں بعد شیخ عمر البغدادی رحمہ اللہ کی قیادت میں امارت اسلامیہ افغانستان کی طرح الدولۃ اسلامیہ العراق کا قیام عمل میں لایا گیا چانچہ دولۃ اسلامیہ العراق کے قیام کے بعد خلافت کے احئیا کی امید دوبارہ نظر آنے لگی اسی وجہ سے شیخ اسامہ رحمہ اللہ سمیت القائدۃالجہاد کے دیگر رھنماوں مثلا شیخ ایمن الظواھری ،شیخ ابویحیی اللیبی ، شیخ عطیۃاللہ،امام انور العولقی نے دولۃ الاسلامیہ العراق کو خلافت کے دوبارہ احیئاَ کا اھم سنگ میل اور پیش خیمہ قرار دیا۔

شیخ انورالعوقی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا :

میں سمجھتا ہوں کے (الدولۃ اسلامیہ العراق کا قیام)ایک یادگار واقعہ ھے یہ اس خیال کا محرک ھے جو نظریاتی دائرے سے حقیقی دنیا کی طرف قدم بڑھاتا ھے اس خیال کو عملی جامہ پھناتا ھے کے ھمیں اسلامی حکومت اور اسلامی خلافت کو دنیا میں قائم کرنا ھے چناچہ (دولۃ اسلامیہ العراق کے قیام سے) یہ کام فقط باتوں تک ھی محدود نھی رہ گیا بلکہ یہ فعل کا نام بن گیا ھے اور یہ اس حقیقت کی عکاسی کرتا ھے کہ اس دفعہ مجاھدین صرف اپنا ھی کام نھی کریں گے یا پھر صرف معرکوں تک ھی محدود نھی رھیں گے نہ کسی دوسرے کو یہ اجازت دیں گے کے وہ ان کوششوں کے ثمرات کو سمیٹ کر لے جائے بلکہ انکی نیت یہ ھے کے نہ صرف حملہ آوروں کو اپنی زمینوں سے باھر نکال دیا جائے اور اسکی جگہ کسی اور منافق کو آنے کی جگہ بھی نہ دی جائے بلکہ ساتھ ھی وہ اسلامی ریاست کا ایسا منصوبہ رکھتے ھیں جو خلافت کی واپسی کا پیش خیمہ بنے گی بھائیو اور بھنو حدیث کے اس آخری حصے کی جانب بڑھ رھے ھیں جو بیان کرتی ھے (ثم تکون الخلافۃ علی منھاج النبوۃ) پھر منھج نبوت کے اوپر خلافت قائم ہو گی۔
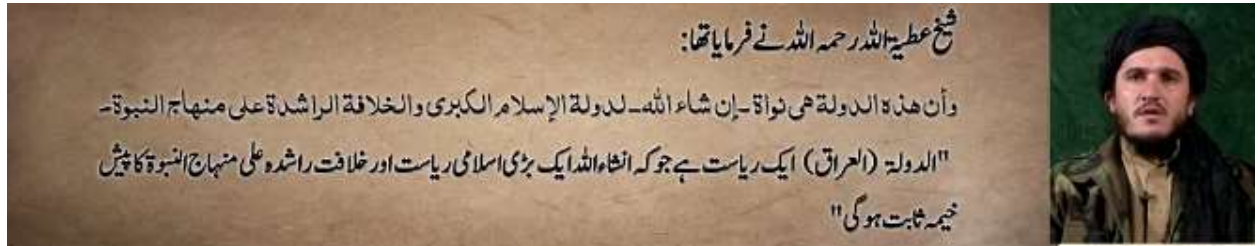
شیخ ایمن الظواھری نے دولۃ الاسلامیہ العراق کے قیام کے بارے میں فرمایا تھا:
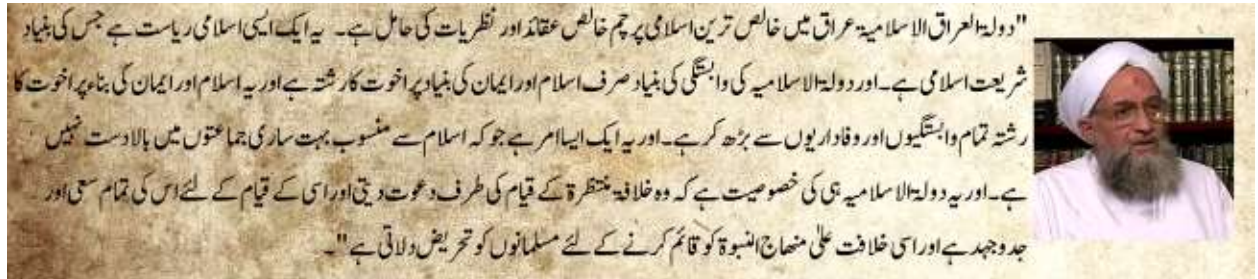
چناچہ اسی مقصد کو لے کر الدولۃ الاسلامیہ العراق نشیب و فراز کے ساتھ اپنا سفر طے کرتی رھی اسی طرح شیخ عمر البغدادی اپنے درینہ ساتھ شیخ ابو حمزہ المھاجر اور دیگر ساتھیوں کےساتھ ایک

امریکی کاروائی میں شھادت سے سرفراز ھوئے۔انکی شھادت کے بعد الدولۃ الاسلامیہ العراق کی شوری نے متفقہ طور پر شیخ ابو بکر البغدادی حفظ اللہ کو اپنا امیر مقرر کیا ۔

الدولۃ الاسلامیہ العراق کی شام کے مسلمانوں کی نصرت کے لئے پیش قدمی

کچھ عرصے بعد جب سن ۲۰۱۱ میں بشارالاسد کے خلاف مظاھروں کا سلسلہ شروع ھوا تو بلاد شام کے مسلمانوں پر رافضی بشارالاسد کی جانب سے ظلم و ستم کے پھاڑ توڑے جانے لگے۔

وھاں اھل سنت کا قتل عام شروع کر دیا گیا یہ وہ صورت حال تھی کہ جب دنیا کے تمام مسلمانوں کیلئے لازم ھو گیا کے وہ اھل شام کی نصرت کیلئے قدم بڑھائیں جب کے قربت کی بنیاد پر الدولۃ الاسلامیہ العراق پر بطریق اولہ یہ فرض عائد ھو گیا تھا کہ وہ اھل شام کی نصرت کیلئے عراق سے شام کی طرف رخ کرے اسی وجہ سے ایمن الظواھری حفظاللہ نے اس وقت اپنے ایک بیان میں اھل عراق سے شام کے مسلمانوں کی نصرت کیلئے نکلنے کی اپیل کی تھی پس اس حکم شرعی کو سامنے رکھتے ھوئے امیر المومنین شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی حفظ اللہ نے الدولۃ الاسلامیہ العراق کے ایک عھدیدار شیخ الجولانی کو اھل شام کی نصرت کیلئے الدولۃ الاسلامیہ العراق کا آدھا بیت المال دے کر شام کی طرف جانے کا حکم دیا ۔

الدولۃ الاسلامیۃ العراق والشام کے قیام کا پس منظر

جس طرح عراق میں امریکی جارھیت کے خلاف مخلصین مجاھدین کے مجموعات اکٹھے ھوئے وھیں عرب طواغیت خصوصا آل سعود کے حکمرانوں کے آشیرباد کے ساتھ بھی کچھ مجموعات عراق میں نمودار ھوئے۔

انکا مقصد جہاد کے ثمرات کو ضائع کرنا عرب طواغیت کے اقتدار کا تحفظ خلافت کے دوبارہ احیئا کی کوششوں کو ثبو تاج کرنا تھا گویا عراق میں جہاد اندھی کھائی میں گرنے کو تھا اور جہآدی ثمرات ضائع ہونے کا ندیشہ تھا لھذا عراق کے مخلص مجاھدین کا مجموعہ شوری المجاھدین کے امیر شیخ معصب زرقاوی نے الدولۃ الاسلامیہ العراق کے قیام کی داغ بیل ڈالی اور بعد میں شیخ عمر البغدادی اس کے پہلے امیر مقرر ہوئے۔اسی طرح جب شام میں جہاد شروع ھوا تو جہاں مخلصین مجاھدین کے مجموعات وجود میں آئے ایک بار پھر عرب طواغیت خصوصا آل سعود کے ٹکڑوں پر پلنے ولے کچھ مجموعات بھی وجود میں آنے لگے ۔

اور عراق کے جہاد کی طرح اس کے بارے میں بھی یہ محسوس کیا جانے لگا کے شام کے جہاد کو بھی عرب طواغیت کی جانب سے ھائی جیک کرنے کی کوشش کی جارھی ھے تو پھر اسکی توڑ اور

شامی جہاد کو اندھی کھائی میں گرنے سے بچانے کیلے اور قربانیوں کے ثمرات کی حفاظت کیلئے الدولۃالاسلامیہ العراق کو وسعت دے کر الدولۃ الاسلامیہ العراق و الشام کا اعلان کردیا گیا یہ ھے دولۃ الاسلامیہ العراق والشام کے قیام کا پس منظر جسکو سامنے رکھتے ہوئے شیخ ابو یحی اللیبی نے فرمایا تھا :

شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ نے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے قیام کے وقت فرمایا تھا:

در حقیقت عراق میں ہمارے مجاہدین بھائیوں کی جانب سے الدولۃ الاسلامیۃ کے قیام کے اعلان کو اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ کامیابی اور اس ہدایت کا حصہ سمجھتا ہوں۔۔۔۔ لہذا الدولۃ الاسلامیۃ کے اعلان سے قبل عراق کا جہاد خفیہ طور پر اور خاموشی سے ایک خطرناک اور قاتل کھائی کی طرف بڑھ رہا تھا، لیکن دولۃ الاسلامیۃ کے قیام کے اعلان نے آنکھوں پر سے پردہ اٹھا دیا اور اس مہلک کھائی کو بے نقاب کر دیا۔ جس کے نتیجے میں قابض دشمن ایک ناخوشگوار مخمصے میں پڑ گیا کیونکہ دولۃ اسلامیہ کے قیام نے اس کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور اس کی ساری پیش بندیاں دھری کی دھری رہ گئیں"۔

(بحوالہ سلسلۂ حیات نمبر:۳)

عرب طواغیت کے درباری علماء اور میڈیا کی الدولۃ الاسلامیہ کے خلاف پروپیگنڈے کی حقیقت

پس یہی وجہ تھی کے عراق کے جہاد کے موقعے پر عرب طواغیت انکے میڈیا اور انکے چرنوں میں بیٹھنے والے علما کی جانب سے سب سے زیادہ مقبول الدولۃلاسلامیہ العراق والے ٹھرے تھے اسی طرح شام کے جہاد کے آغاز کے بعد سے عرب طواغیت انکے میڈیا اور انکی چاکری کرنے والے علما نے ایک پورا محاز اسی الدولۃ الاسلامیہ العراق وشام کے خلاف کھول دیا جو پہلے دولۃ الاسلامیہ العراق تھی ۔ اور اس وقت ان حالات کے بارے میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا :

الدولۃ الاسلامیہ عراق وشام کے بارے میں پراپوگنڈے کا آج ایک بڑا محاز کھولا گیا ھے جس طرح الدولۃلاسلامیہ عراق کے خلاف بھی کھولا گیا تھا اور اس وقت اسکے بارے میں انکے امیر شیخ عمر البغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا الدولۃ الاسلامیہ کے خلاف میڈیا کی تازہ مہم کے کیا مقاصد ھیں ۔

اول: دولت اسلامیہ اور عوام کے درمیان مضبوط تعلق اور رشتے کو توڑنا۔
First: Breaking the strong bond and cohesion between
the Islamic State and its large popular base.

دوم: دیگر جہادی تنظیموں کے ذریعے دولت اسلامیہ پر وار کرنے کی کوشش کرنا۔
Second: Attempting to strike the Islamic State by
using the other Jihad groups.
SHAYKH ABU OMAR AL-BAGHDADI
الشيخ أبو عمر البغدادي

سوم: عالمی جہادی تحریک کو میدانِ جنگ سے نکال باہر کرنے کے لیے زیادہ معتدل و
لبرل قوم پرست
Third: Secluding the International Jihad movement from the battlefield,
in favor of nationalistic movements
SHAYKH ABU OMAR AL-BAGHDADI
الشيخ أبو عمر البغدادي

اور وطن پرست تحریکوں کی حمایت کرنا اور جہاد کے عالمی تاثر کو بگاڑ کر پیش کرنا۔
more moderate and liberal, as well as deforming
the international image of the Jihad.
THE ESTABLISHMENT OF THE
ISLAMIC STATE
إقامة الدولة الإسلامية
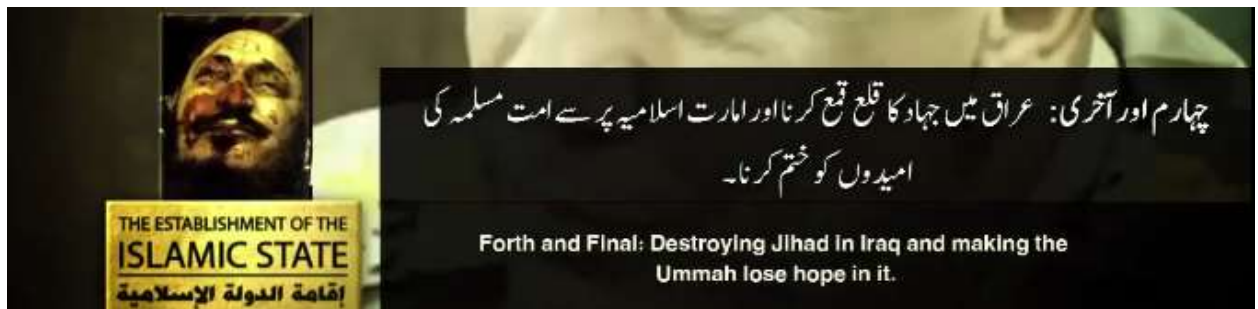
چہارم اور آخری: عراق میں جہاد کا قلع قمع کرنا اور امارت اسلامیہ پر سے امت مسلمہ کی امیدوں کو ختم کرنا۔
Forth and Final: Destroying Jihad in Iraq and making the
Ummah lose hope in it.
THE ESTABLISHMENT OF THE
ISLAMIC STATE
إقامة الدولة الإسلامية

اس لیے انہوں نے دولت اسلامیہ پر تین اطراف سے جنگ مسلط کر دی۔
Thereafter they began a three-directional war
upon the Islamic State consisting of:
SHAYKH ABU OMAR AL-BAGHDADI
الشيخ أبو عمر البغدادي

اول: جھوٹ اور الزامات کی طویل مہم کے ذریعے دولت اسلامیہ کے معاشی وسائل کے ذرائع
ختم کرنا۔ بد قسمتی سے ان جھوٹے الزامات پر کئی مخلص اور سادہ لوح لوگوں نے بھی یقین کر لیا۔
First: Drying up the economic resources through a long campaign of
lies and fabrications, that many of the truthful and sincere
unfortunately believed,
THE ESTABLISHMENT OF THE
ISLAMIC STATE
إقامة الدولة الإسلامية

SHAYKH ABU OMAR AL-BAGHDA
شيخ أبو عمر البغدادي
دوم: دولت اسلامیہ کے انسانی وسائل کے ذرائع کو ختم کرنا۔ نیز دولت اسلامیہ اور امت
مسلمہ کے مخلص اور سچے لوگوں کے درمیان رشتہ کاٹنا۔
Second: Drying up the resources of men, and cutting the relationship
between the Islamic State and the sincerely truthful of the Ummah,

THE ESTABLISHMENT OF THE
ISLAMIC STATE
إقامة الدولة الإسلامية
بالخصوص اس وقت کے بعد جب مسلم مجاہد نوجوانوں کو اپنی جان اور مال اللہ کی راہ میں قربان
کردینے سے باز رکھنے کے ان کے سارے خود ساختہ فتوے بیکار ہوگئے۔
especially after all their verdicts failed in stopping the Muslim Mujahid
youth from sacrificing themselves and their wealth for Allah's cause.

SHAYKH ABU OMAR AL-BAGHDADI
الشيخ أبو عمر البغدادي
سوم: پوری طاقت کے ساتھ (دولت اسلامیہ کیخلاف تیار کردہ) تین منہ والے خنجر میں داخل
ہونا اور اس میں شمولیت اختیار کرنا، جس کا محور اور مدار تین قسم کے لوگ ہیں:
Third: Strongly assembling into a three headed dagger, its heads being:

THE ESTABLISHMENT OF THE
ISLAMIC STATE
إقامة الدولة الإسلامية
1۔ وہ منافع پسند مرتدین کا ٹولہ ہے جو مصر کے سعد زغلول، الجزائر کے احمد بن بلہ اور پاکستان کے محمد علی
جناح کے طریقے پر چلتے ہوئے خون کی تجارت کرنے والے سوداگر ہیں اور جہاد کو لوٹنے والے لٹیرے ہیں۔
A- Gangs of apostate beneficiaries trading with blood and robbing the
Jihad in a manner similar to that of Saad Zaghloul, Ahmed Ben Bella,
and Muhammad Ali Jinnah.

۔2 وہ سلفی علمائے سوء کا ایک گروہ ہے جو اپنی بزدلی کی وجہ سے جہاد کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھا ہوا ہے
B- A group of Salafi claimants sitting back,
abandoning Jihad because of their cowardice.
THE ESTABLISHMENT OF THE
ISLAMIC STATE
إقامة الدولة الإسلامية

اور ان کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ بس مجاہدین پر طعنہ زنی کرنا اور ان کے عیوب کی جستجو
میں ٹوہ میں لگے رہنا۔
Their only care is to stab the Mujahideen and track their mistakes.
THE ESTABLISHMENT OF THE
ISLAMIC STATE
إقامة الدولة الإسلامية

۔3 وہ حاسدین ہیں، جن کا حسد ان کو کھا گیا ہے کیونکہ ان کے کئی کارکن اور دستے دولت
اسلامیہ کی بیعت کر چکے ہیں، اس میں شامل ہو چکے ہیں اور اس کی مدد اور حمایت کر رہے ہیں۔
C- A group of the envious, whose envy consumed them when
many of their fighters and brigades rushed to join, support,

شیخ انور العولقی نے بھی اس بات کی طرف اشارہ کردیا تھا کے جس طرح اسلامی حکومتوں کے قائم ہونے کے بعد انکو وسیع سازشی منصوبوں کے زریعے ختم کیا جاتا رھا ھے بالکل اسی طرح دولۃالاسلامیہ العراق کو بھی ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔

الدولۃ الاسلامیۃ کی دین پر ثابت قدمی

پس آج وھی وسیع سازشی منصوبے اپنی اور زیادہ شدت کے ساتھ العراق وشام کے خلاف حرکت میں آگئے مگر شیخ اسامہ کے بقول:

تو شیخ اسامہ کے بتائے ہوئے اسی منہج پر الدولۃ لاسلامیہ العراق وشام اپنے پرایہ میں سے کسی کی ناراضگی کسی کی بے رخی کسی کی غداری اور عھدوں کو توڑنے کے باوجود خلافت کے احیا کے سفر کی جانب گامزن رھی اللہ کے فضل و کرم سے دولۃلاسلامیہ عراق وشام کو رقبے اور تمکن کے لحاظ سے تمام دنیا کے مجاھدین کے مجموعات میں سے سب سے بڑھ کر سلطہ حاصل ھوتا گیا جس کی وجہ سے خلافت کے قیام کے فریظے کی بھاری زمہ داری بھی دولۃلاسلامیہ عراق وشام پر مسلمانوں کی طرف سے عائد ھونے لگی ۔

الدولۃالاسلامیۃالعراق والشام کی جانب سے خلافت کے قیام کے فرض کی ادائیگی

چناچہ شیخ ابوبکرالبغدادی القرشی الحسینی حفظ اللہ کے خلیفہ مقرر ھونے سے ۲ ماہ پھلے دولۃ لاسلامیہ عراق و شام کے ترجمان نے پوری دنیا کے اھل حل و عقد اور مجاھدین کی قیادت کو پکار لگائی کے مسلمانوں کے مسائل اور آپس کے اختلاف کو ختم کرنے کا واحد حل یھی ھے کے باھمی مشاورت سے کسی بھی اھل شخص کو خلیفہ مقرر کردیا جائےچنانچہ دو مھینے کے انتظار کے بعد دولۃلاسلامیہ عراق و شام جو کے خلافت کے قیام کیلئے اس وقت سب سے بڑی مسئول تھی اپنی امارت کے سب سے زیادہ متمکن ھونے کی وجہ سے اپنی شوری کے مشورے سے شیخ ابو بکر البغدادی القرشی الحسینی حفظ اللہ کو خلیفۃالمسلمین مقرر کردیا چناچہ دولۃ لاسلامیہ کے ترجمان شیخ عدنانی نے خلافت کا اعلان کرتے ہوئے کھا:

لهذا دولت اسلامیہ کی شوری کونسل کا اجتماع ہوا اوراس معاملے پر غور و فکر کیا گیا کے دولۃ لاسلامیہ اللہ کے فضل سے خلافت کے تمام اجزا ولوازم کی مالک بن چکی ھے اس لیئے اب خلافت کا قیام نہی کیا گیا تو مسلمان گناہ گار ھوں گے اور دولۃلاسلامیہ کے پاس خلافت کا قیام نہ کرنے کا کوئی شرعی عذر اور رکاوٹ بھی باقی نہی رھی اس لیئے دولۃلاسلامیہ اس کے قیام میں تاخیر کرتی ھے یا اسے ملتوی کرتی ھے تو وہ گناہ گار ھو گی لھذا امرا قائدین اور شوری کونسل پر مشتمل دولۃلاسلامیہ کے اھل حل و عقد نے خلافت اسلامیہ کے قیام کا اعلان کیا ھے اور خلیفۃلمسلمین مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ھے سب نے شیخ المجاھد عالم باعمل و عابد اور بیت نبوت کے بیٹے عبداللہ :ابرھیم بن عواد بن ابراھیم بن علی بن محمد کی بیت کی ھے جو نسب جے طور پر البدری القرشی الھاشمی الحسینی ھیں سامرائی ھیں پیدائش اور پرورش پانے کے لحاظ سے۔ بغدادی ھیں طلب علم اور سکونت اختیار کرنے کے لحاظ سے انھوں نے اس بیت کو قبول کرلیا ھے اسی طرح وہ دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کے امام وخلیفہ ھیں۔

اور پھر ٦رمضان المبارک ١۴٣۵ ھجری کو مسلمانوں نے وہ لمحات بھی اپنی آنکھوں سے دیکھے جسکو دیکھنے کیلئے ھزاروں لوگ یہ تمنا دل میں رکھے ھوئے اپنی مال و متاع اور جانیں قربان کر گئے کے مسلمانوں نے صدیوں بعد کسی خلیفہ کے پیچھے جمعہ ادا کیا۔

حصہ اول مکمل

خلافت جاالحق میڈیا حصہ دوم

آخر کار کوبانی ھاتھ سے نکل گیا اور میں وثوق کے ساتھ کھہ سکتا ھوں کے امریکہ کا اس طرح چند براہ راست اور بے فائدہ حملے کرنا اسکی بیوقوفی کے علاوہ کچھ نہی ھوگا۔بلکہ اس طرح دولت اسلامیہ مزید طاقت کے ساتھ ابھرے گی اور دولت اسلامیہ فتحیاب ھوجاے گی اور امریکہ کو شکست سے دوچار ھونا پڑے گا مجھے آپکو اور ناظرین سبکو پتہ ھے کے دولت اسلامیہ مزید علاقے فتح کرے گی اور بدقسمتی سے وہ ایک ایسی ریاست بن جائے گی جیسا ھم نہی چاھتے۔

امیر المومنین شیخ ابراھیم بن عواد المعروف شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کے "خلیفۃ المسلمین" تقرر ہونے پر اٹھنے والے اعتراضات کا مدلل جواب

امیرالمومنین شیخ ابوبکر البغدادی کے بطور خلیفہ تقرر کے بعد کچھ لوگ جو کہ بظاھر دین دار اور علم شرعی کے جاننے کا دعوی کرتے ھیں انھوں نے خلافت کے قیام پر بے جا اعتراضات اور الزامات لگاکر اسکو قبول کرنے سے انکار کردیا ھے انکے پاس فقط اس اعتراض کے اور کوئی حیلہ نہی ھے جس کی بنیاد پر وہ اس خلافت کو مسترد کردیں کہ خلیفہ کا تقرر بغیر اھل حل و عقد کے مشورے کے ھوا ھے اول تو اس اعتراض کی کوئی حیثیت نہیکیوں کے دولۃلاسلامیہ عراق و شام جو کے رقبے اور تمکن کے لحاظ سے اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی امارت ھے اسکی شوری نے خلیفہ کا تقرر کیا ھے دوسری بات کے جھاں تک وہ اھل حل و عقد جن سے مشوری نھی لیا جاسکا تو اس سلسلے میں شرع کا یہ اصول بھی سمجھ لینا چاھیے کہ خلیفہ کے تقرر کرنے کیلئے سب سے پسندیدہ طریقہ یھی ھے کے اھل حل و عقد ھی خلیفہ کا انتخاب کریں لیکن یہ شرط کھیں بھی نھی پائی جاتی کہ کل روئے ارض کے ایک ایک اھل حل وعقد سے مشوری لینا ضروری ھے اور اگر کوئی ایک بھی اھل حل و عقد میں سے رہ گیا توخلیفہ کا تقرر کالعدم قرار پائے گا۔صیح اور راجح قول یہ ھے کہ جس شھر میں خلیفہ کا تقرر کیا جارھا ھو وھاں بیعت کے وقت جس قدر اھل حل و عقد بہ آسانی موجود ھوں انکا بیعت کر لینا کافی ھے ۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

ولیس من شرط ثبوت الخلافة اجماع الامة على ذلك بل متى عقد بعض صالحي الامة لمن هو صالح لذلك فانعقدت وليس لغيره بعد ذلك ان يخالف ۔ (شرح الفقہ الاکبر، ص: 67)

"خلافت کے ثبوت کے لئے امت کے "اجماع" کی شرط نہیں ہے بلکہ اگر امت کے کچھ صالح افراد اس منصب کے لئے اہل شخص کا تقرر کردیں تو اس کی امامت منعقد ہو جائے گی اور اس کے بعد کسی دوسرے کے لئے اس کی مخالفت جائز نہ ہوگی"۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"(خلیفہ مقرر کرنے کا) پہلا طریقہ اہل حل وعقد یعنی علماء، قاضیوں، سرداروں اور نامور لوگوں کا بیعت کرلینا ہے جو باآسانی مل سکیں، تمام کے تمام بلاد اسلامیہ کے اہل حل وعقد کا متفق ہونا شرط نہیں ہے کیونکہ یہ محال ہے (یعنی ممکن ہی نہیں)"۔ (ازالۃ الخفاء جلد 1 ص 23)

بلفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ شیخ ابو بکر البغدادی القرشی الحسینی حفظ اللہ کا تقرر بغیر اہل حل و عقد کے مشورے کے ہوا ھے تو اسکی شرعی حیثیت کیا ہو گی۔اگر خلیفہ کی عدم موجودگی میں کسی کو بغیر اہل حل و عقد کے خلیفہ مقرر کردیا جائے تو کیا اسکی خلافت کالعدم قرار پائے گی؟اور کیا اس صورت میں اسکو کسی بھی صورت خلیفہ نہی مانا جاسکتا؟۔ خلیفہ کا تقرر کرنے میں اہل حل و عقد اگر سستی کا مظاہرہ کریں یا غفلت سے کام لیں تو پھر یہ کام کس کے زمے ہو جاتا ھے؟ خلیفہ بننے کا اہل کون شخص ہوتا ھے ان سوالوں کے جوابت ھم شریعت کی روشنی میں جاننے کی کوشش کریں گے۔۔

خلافت کے لئے اہل ہونے کے لئے فقہاء کے مقرر کردہ شرائط

١:مسلمان ہو۔٢:بالغ ہو،٣:عاقل ہو،۴:آزاد ہو غلام نہ ہو،٥:مردھو،٦:علم شرعی کے ضروری مسائل سے آگا ہو،٧:عادل ہو،٨:بہادر وجریح ہو،٩:جسمانی طور پر معذور یا کسی موزی مرض میں مبتلا نہ ہو،١٠:قریشی النسل ہو---

(بحوالہ اسلامی خلافت اور اس کی ضرورت از استاذ الحدیث مولانا فضل محمد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

خلیفہ مقرر کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟

قاضی ابو یعلی فرماتے ھیں (احکام سلطانیہ ص۳):

"قیام خلافت فرض کفایہ ہے۔دو قسم کے لوگوں پر اس کے قیام کی ذمہ داری ہوتی ہے۔اول وہ لوگ جو درجہ اجتہاد پر فائز ہو۔ان مجتہدین پر لازم ہے کہ وہ کسی کو امام مقرر کریں تاکہ وہ منصب امامت کو سنبھال لے (اگر وہ یہ کام نہ کریں تو) دوسرے وہ لوگ ہیں جن میں امام و خلیفہ بننے کی شرائط پائی جائیں، یہاں تک کہ انہیں میں سے ایک شخص امامت و خلافت کے لئے تیار ہو کر کھڑا ہو جائے"۔

علامہ ماوردی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ھیں :

"خلیفہ مقرر کرنا فرضِ کفایہ ہے لیکن اگر اس کام کے لئے کوئی کھڑا نہیں ہوتا تو پھر دو قسم کے لوگوں کو اٹھ کھڑا ہونا پڑے گا۔اول اہل اجتہاد اور اہل انتخاب کو چاہیے کہ وہ کسی کو خلیفہ مقرر کریں (اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو) وہ لوگ جو کہ خلیفہ بننے کی اہلیت رکھتے ہیں ان میں سے کسی ایک کو اٹھ کر خلیفہ کے اس عہدے کو سنبھال لینا چاہیے"۔

(بحوالہ اسلامی خلافت اور اس کی ضرورت از استاذ الحدیث مولانا فضل محمد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

خلافت کا قیام اتنا ضروری ھے کہ کہ فقھا نے یہ بات صاف بیان کردی ھے کہ اگر اھل حل و عقد سستی کریں تو جن لوگوں میں خلیفہ بننے کی اھلیت ھو ان میں سے کسی ایک کو بھی خلیفہ مقرر کردیا جائے۔ یہ کام واجب بھی ھے اور جائز بھی اور اس صورت میں مقرر کیا جانے والا خلیفہ مسلمانوں کاخلیفہ کھلائے گا اور اسکی اطاعت ھر خاص و عام سب پر لازم ھو گی۔

بلفرض اگر کوئی شخص بزور طاقت مسلمانوں کا امام بن جاتا ھے اور لوگوں کو شریعت کے مطابق چلاتا ھے تو ایسے شخص کی اطاعت بھی لازم ھے ۔

فقہاء کرام نے خلیفہ کے تقرر کے چار طریقہ کار نقل کئے ہیں جس کی بنیاد پر کوئی بھی شخص خلیفہ قرار پا سکتا ہے:

1. اہل حل وعقد اور اصحاب الرائے کی جانب سے خلیفہ کا تقرر ہونا۔
2. خلیفہ کسی کو اپنا ولی عہد نامزد کر دے۔
3. خلیفہ ایک شوریٰ کا تقرر کرے جو کہ اس کے بعد خلیفہ کا تقرر کرے۔
4. تسلط وغلبہ، یعنی خلیفہ کو نہ اہل حل عقد نے مقرر کیا، نہ خلیفہ نے کسی کو ولی عہد مقرر کیا اور نہ ہی کوئی شوریٰ بنائی کہ وہ خلیفہ کا تقرر کرے بلکہ کوئی شخص مسند خلافت پر زبردستی غالب آجائے اور لوگوں کو نرمی محبت یا پھر زبردستی اپنے ساتھ ملا کر خلیفہ بن جائے۔

پس جو شخص بھی بزور تلوار خلافت کی مسند پر براجمان ہو جائے اس بارے میں سلف کا موقف واضح ھے اگر ایسا شخص جامع الشروط ہو تو جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا اس لیئے اس کی خلافت بھرحال تسلیم کی جائے گی

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فإن تغلب من له أهلية الامامة وأخذها بالقهر والغلبة فقد قيل إن ذلك يكون طريقا رابعا

(تفسیر القرطبی، ج1، ص269)

"اگر امامت کا اہل شخص غالب ہو جائے اور امامت جبر وغلبہ سے لے لے تو یہ چوتھا طریقہ ہے (خلیفہ کے تقرر کا)"۔

امام قرطبی مزید لکھتے ھیں (تفسیر قرطبی ،ج ١،ص ٢٦٩):

"حضرت خویز بن منداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: امر خلافت کی صلاحیت رکھنے والا اگر کوئی شخص مشورہ اور اہل حل وعقد کے تقرر کے بغیر امر خلافت پر قابض ہو جائے اور لوگ اس کی بیعت کر لیں تو اس کی بیعت کامل ہو جائے گی (یعنی وہ خلیفہ تسلیم کی جائے گا) واللہ اعلم"

اور اسی طرح اگر جو شخص بزور طاقت خلیفہ بنے لیکن وہ جامع شرائط بھی نہ ہو تو ایسے شخص کی خلافت کو بھی فقھا کرام نے با اتفاق تسلیم کیا ھے بشرطیکہ وہ شریعت کو معطل نہ کرے اور شریعت کے مطابق حکومت کرے۔

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ھیں (فتح الباری ج، ٢٠ ص٥٨ رقم : ٦٥٣٠)

"فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو سلطان زبردستی حاکم بن بیٹھا ہو تو (صحیح احادیث کے مطابق شرعی امور میں) اس کی اطاعت واجب ہے، اور اس کے ساتھ مل کر جہاد بھی مشروع ہے، اور یہ کہ اس کی اطاعت مسلح بغاوت سے بہتر ہے کیونکہ اسی طریقے میں خونریزی سے بچاؤ اور مصیبتوں کا ازالہ ہے"۔

امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ فرماتے ھیں:

"علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے امام کی سمع وطاعت فرض ہے۔ اور جو شخص بھی مسلمانوں کی رضامندی یا بزور طاقت ان کا حکمران بن گیا ہو اور اس کی اطاعت نیک وبد تک پھیل گئی ہو تو ایسے حکمران کے خلاف تلوار سے خروج جائز نہیں ہے، چاہے وہ ظلم کرے یا عدل"۔

علامہ قلقشندی رحمہ اللہ لکھتے ھیں(مآثر الانافۃ، ج۱، ص۵۸):

"جب خلیفہ کی وفات ہو جائے اور منصب امامت ایسا آدمی سنبھال لے جو جامع شرائط خلافت ہے اور اسے نہ پہلے خلیفہ نے ولی عہد بنایا ہے اور نہ ہی اہل حل وعقد نے اس کی بیعت کی ہے تو اس کی امامت منعقد ہو جائے گی تاکہ امت کا اتحاد منظم اور اجتماعیت برقرار رہے۔ اگر اس میں شرائط خلافت نہیں پائی جاتیں، اس طرح کے فاسق یا جاہل تو ہمارے شوافع کے نزدیک دو صورتیں ہیں، جن میں سے اصح یہ ہے کہ اس کی امامت بھی منعقد ہو جائے گی"۔

الشرح الکبیر میں ھے:

جان لو: امامتِ عظمیٰ ان تین میں سے کوئی ایک سبب ہو تو ثابت ہو جاتی ہے، (1) یا پچھلا خلیفہ کسی ایسے شخص کے حق میں جو اس کا اہل ہو وصیت کر گیا ہو، (2) یا کوئی شخص زبردستی لوگوں پر غالب آگیا ہو؛ کیونکہ جس شخص نے زبردستی غالب آکر شکنجہ سخت کر لیا ہو اس کی اطاعت واجب ہو جاتی ہے۔ اس میں امامت کی شروط کا بھی خیال نہیں کیا جاتا۔ وجہ یہ کہ معاملے کا اصل دارومدار مفاسد کو دفع کرنے اور دو نقصانات میں سے کمتر کو اختیار کرنے پر ہے۔ (3) یا اہل حل وعقد کے بیعت کرنے سے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن میں تین امور مجتمع ہوتے ہیں: وہ ان شروط کا علم رکھتے ہوں جن کا خلیفہ میں پایا جانا ضروری ہے۔ نیک سیرت ہوں۔ اور اصحاب رائے ہوں۔

شاہ ولی اللہ محدث دھلوی فرماتے ھیں :

چوتھا طریقہ انعقاد خلافت کا استیئلا (یعنی غلبہ) ھے کے جب خلیفہ فوت ھو جائے اور کوئی شخص اھل حل و عقد کے (مشورے کے) بغیر اور (خلیفہ سابق) کے خلیفہ بنائے بغیر خلافت پر قبضہ کرلے اور سب لوگوں کو تالیف قلوب یا جنگ و جبر سے اپنے ساتھ ملا لے تو پھر بھی ایسا شخص خلیفہ ھو جائے گا اور اسکا جو فرمان (حکم) شریعت کے مطابق ھو گا اسکی اتباع سب پر لازم ھو گی

(ازالۃالخلفا،ج:۱۔ ص:۲۴)

مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "مسئلہ خلافت" میں اس مسئلہ پر سلف کے کلام کی روشنی میں فرماتے ھیں

لیکن دوسری صورت میں (یعنی کوئی شخص اھل حل و عقد کے مشورے کے بغیر ھی خلافت پر قابض ھو جائےتو) اس کی نسبت چونکہ احادیث صحیہ اور اجماع صحابہ و عترۃ میں بالکل صاف صاف موجود تھا اس لیئے تمام امت بلا اختلاف اس پر متفق ھوگئی کہ جب ایک مسلمان منصب خلافت پر قابض ھوجائے اور اسکی حکومت جم جائے تو ھر مسلمان پرواجب ھے کہ اسی کو خلیفہ تسلیم کرے اور اسی کے سامنے گردن جھکائے ۔بالکل اسی طرح جیسے ایک اھل و مستحق خلیفہ کے آگے جھکنا چاھیئے اطاعت و اعانت کی وہ تمام باتیں جو منصب خلافت کے شرعی حقوق میں سے ھیں وہ ایسے خلیفہ کو حاصل ھو جاتی ھیں اس سے رو گردانی کسی مسلمان کیلئے جائز نھی اس کے مقابلے میں خروج اور دعوے کا حق کسی کو نھی پھنچتا اگرچہ کیسا ھی افضل اور جامع شروط کیوں نہ ھو ۔ اور جو کوئی ایسا کرے مسلمانوں پر واجب ھے کہ اس کے مقابلے قتل میں خلیفہ کا ساتھ دیں وہ شرعا باغی ھیں اس کو قتل کردینا چاھیئے شریعت نے دوسری صورت میں یہ حکم کیوں دیا ؟ اسکی علت و مصلحت اس قدر واضح ھے کے شرح و تفصیل کی حاجت نھی "(مسئلہ خلافت ،ص۵۹)---------------

اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ عبدوس بن مالک العطارکی روایت میں فرماتے ھیں (الاحکام اسلطانیہ لابی یعلی ،ص۷)

"جو تلوار کے زور پر غالب ہو یہاں تک کہ وہ خلیفہ بن جائے اور وہ امیر المومنین کہلائے تو اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ رات اس حال میں گزارے کہ وہ اسے امام نہ سمجھے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر"۔

۱۰۰ سال کے طویل عرصے کے بعد الحمدللہ آج شیخ ابو بکر البغدادی حفظ اللہ سے خلیفہ کی بیعت لی جاچکی ھے جس میں فقھا کی بیان کردہ ساری شرائط موجود ھیں اور انکو اھل جھاد میں سے اھل حل و عقد کی کثیر تعداد نے خلیفہ مقرر کیا ھے لھذا انکی اطاعت اب واجب ھے اورکسی کے پاس کوئی عذر نھی کہ وہ انکی اطاعت سے منہ پھیرے اگر کوئی ایسا کرتا ھے تو وہ مجرم باغی اور گناہ گار ٹھرے گا مسلمان اس بات کو بہ خوبی سمجھ لیں کیوں کے جو ازروئے شریعت خلیفہ قرار پاجائےاسکی اطاعت نہ صرف واجب ھے بلکہ جو اس امر میں امت میں اختلاف اور پھوٹ ڈالنا چاھے اور مسلمانوں کی وجود میں آنے والی مرکزیت کو توڑنے کا خواھاں ھو تو اسکے بارے میں احدیث مبارکہ میں شدید وعیدیں آئی ھیں

ایک اشکال اور اس کا جواب

بھت سے لوگ یہ اشکال اٹھاتے ھیں کہ ملا عمر کی موجودگی میں کسی دوسرے امیر کی بیعت کیسے جائز ھو سکتی ھے ؟

بات یہ ھے کہ ملا عمر کی بیعت کبھی بھی بطور خلیفہ کے نھی ھوئی اور نہ انھوں نہ کبھی یہ دعوی کیا ھے کہ وہ خلیفہ ھیں بلکہ انھوں نہ اپنے آپکو ھمیشہ صرف افغانستان کی حد تک مسئول رکھا ھے یھی وجہ ھے کے جب دوسرے علاقوں مثلا عراق یمن صومالیہ اور چیچنیا میں مسلمانوں کو کچھ غلبہ حاصل ھوا تو انھوں نے اپنا ایک نیا امیر مقرر کیا اور اسکی بیعت کی۔ اگر ملا عمر کی حیثیت بطور خلیفہ کے ھوتی تو پھر ان لوگوں سے بیعت لینے کی کوئی ضرورت ھی نہ تھی بلکہ یہ تمام بیعتیں کالعدم قرار پاتیں مگر چونکہ ملا عمر کی حیثیت ایک مقامی امیر کی تھی لھذا روسرے علاقوں میں قبضہ کے بعد دوسرے امرا کی بیعت کی گئی مگر ان میں سے بھی کسی بھی امیر کا تقرر بطور خلیفۃ المسلمین کے نھی کیا گیا تھا ۔مگر دولۃلاسلامیہ عراق وشام جو کے رقبے اور تمکن کے لحاظ سے سب سے بڑی امارت تھی تو اسکی شوری نے خلافت کے قیام کے فریضے کو ادا کرتے ھوئے شیخ ابرھیم بن عواد المعروف شیخ ابو بکر البغدادی القرشی الحسینی کو خلیفۃ لمسلمین مقرر کیا ھے لھذا اب خلیفہ کے تقرر ھونے کے بعد ھر خاص و عام پر خلیفۃ المسلمین کی اطاعت و اتباع لازم ھے چاھے وہ کسی بھی دینی جماعت کا سربراہ ھو یا کسی بھی تنظیم کا شیخ الکبیر کسی بھی جھادی جماعت کا کمانڈر ھو یا یا کسی بھی علاقے کا جھادی امیر۔پس خلیفۃ المسلمین کی اطاعت اب سب امرا اور شیوخ پر فائق ھو چکی ھے

اسی بات کو امام قلقشندی رحمہ اللہ یوں بیان کرتے ھیں (مآثر الانافۃ،ج ۱، ص۶۲):

"امام و خلیفہ اولی الامر میں سب سے بڑا ہے کیونکہ اس کی ولایت و اقتدار عام ہے، پس وہ (دیگر لوگوں کے مقابلے میں) اطاعت کا زیادہ حقدار ہے اور اس بات کا زیادہ لائق ہے کہ اسی کے احکام و نواہی کی اتباع کی جائے جب تک کہ وہ شریعت کے حکم کے خلاف ورزی نہیں کرتا"۔

چناچہ الدولۃالاسلامیہ اور خلیفۃ المسلمین کے ترجمان شیخ ابو محمد العدنانی حفظ اللہ فرماتے ہیں:

ھم یھاں پر تمام مسلمانوں کو متنبہ کرتے ھیں کہ خلافت کے اعلان کے ساتھ ھی تمام مسلمانوں پر خلیفۃ المسلمین ابراھیم حفظ اللہ کی بیعت کرنا اور انکی نصرت کرنا واجب ھوچکی ھیں اسی طرح جھاں تک دولت اسلامیہ کی سلطنت پہنچتی حے اور جھاں تک اسکے سپاھی پہنچتے ھیں وھاں تک موجود تمام امارتوں ،جماعتوں ، ولایتوں ، اور تنطیموں کی شرعی حیثیت ختم ھو چکی ھے ----اس زمین پر استحکام ملنے اور خلافت کے قیام کے بعد تمھاری جماعتوں اور تنظیموں کی شرعی حیثیت منسوخ ھوچکی ھے پس اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کیلئے جائز نھی کہ وہ رات اس حال میں گزارے کہ وہ خلیفۃ کی وفاداری نبھانے کا عھد نہ کریں---

پس خلیفۃ کا تقرر ھونے کے بعد کسی بھی مسلمان پر خلیفۃ المسلمین کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باھر نکلنا حرام ھے اور ایسا کرنے والے کیلئے احادیث میں شدید وعیدیں وارد ھوئی ھیں

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمھیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں بات سننے اور اطاعت کرنے 'جماعت سے وابستہ رہنے 'ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا' پھر جو شخص جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی نکلتا ہے تو وہ اپنے سر میں سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی پکار لگائے وہ جہنم کا خس وخاشاک ہے۔ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا ہو۔

(مسند احمد، ج46، ص385، حدیث نمبر:21835۔ مستدرک حاکم، ج4، ص65، حدیث نمبر:1482)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی خلیفہ کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دیا اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوگئی تو اس موت جاہلیت کی موت ہوئی۔

جس نے خلیفہ کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا تو قیامت کے دن وہ اللہ کے سامنے حاضر ہوگا اور اس کے لئے کوئی بچاؤ کا راستہ نہ ہوگا اور جو مسلمان دنیا سے اس حال میں گیا کہ خلیفہ کی بیعت کے قلادے سے اس کی گردن خالی ہوئی تو یقین کر و اس کی موت جاہلیت کی موت ہوئی۔

(صحیح مسلم، ج9، ص393، حدیث نمبر:3441)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من فارق الجماعة شبرا دخل النار.

(مستدرک حاکم، ج1، ص392، حدیث نمبر:372)

جو شخص بھی خلیفہ کی اطاعت سے انکاری ہوا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

پس مسلمانوں کو چاهئے کے هر ایسے شخص سے خبردار رهیں جو کے مسلمانوں کے ازروئے شریعت خلیفہ مقرر هونے والے کے بارے میں لوگوں کے زهنوں میں شکوک و شبهات پیدا کرے اور نئے نئے فلسفے گڑھ کر لوگوں کو اس معاملے میں گمراہ کرنے کی کوشش کرےمسلمانوں کی جو وحدت وجود میں آئی هے اسکو بغیر کسی شرعی نقص کے اپنی نفسانی خواهشات کی بنا پر پهر سے توڑنے کی کوشش کرے تو ایسے شخص کیلئے حدیث مین قتل کرنے کا حکم دیا گیا هے

اس لیئے جب کوئی شخص شریعت کے اصولوں کے مطابق خلیفہ قرار پاجائے تو رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اسکی بیعت کرنے کا حکم دیا هے اور اگر کچھ لوگ اس معاملے میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کریں تو انکے قتل کا حکم دیا هے

BBC
عربي
تابعونا على موقع يوتيوب

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ: میں پانچ سال تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ رہا تو میں نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو اس کا خلیفہ ونائب نبی ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پہلے خلیفہ ہو جائے اس کی بیعت کو پورا کرنا اور جوان کا حق ہے انہیں ادا کرنا۔ بے شک اللہ ان (خلفاء) سے ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرنے والا ہے۔

(صحیح مسلم، ج9ص378حدیث نمبر:3429)

عرفجة بن شریح سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد (فتنہ و) فساد ہوں گے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ امت محمدیہ میں اس وقت تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے جبکہ وہ ایک امر (یعنی ایک امام و خلیفہ) پر متفق تھی تو اس کی گردن اڑا دو، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

(سنن نسائی، ج12، ص375، حدیث نمبر:3955۔ صحیح مسلم، ج9، ص395، حدیث نمبر:3442)

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں فساد ہوگا، فساد ہوگا، پس جو شخص مسلمانوں کے متفق مجمع میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کرے تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

(سنن ابی داود، ج12ص378، حدیث نمبر:4134)

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اپنے معاملات میں کسی ایک آدمی پر متفق ہونے لگو اور پھر تمہارے پاس کوئی آدمی آئے اور تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمہاری جماعت میں تفریق ڈالنا چاہے، تو اسے قتل کردو۔

(صحیح مسلم، ج9، ص396 حدیث نمبر: 3443، مسند احمد، ج16، ص160، حدیث نمبر: 7619)

اھل حق علما پر لازم ھے کے وہ اس معاملے کو کھل کر امت کے درمیان بیان کریں اور کتمان حق سے بچیں ورنہ عنداللہ بھت بڑے مجرم اور گناہ قرار پایئں گے

چنانچہ الدولۃ الاسلامیہ اور خلیفۃ المسلمین کے ترجمان شیخ ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

روئے زمین پر موجود تمام گروپوں اور جماعتوں کیلئے اسلامی نعرے بلند کرنے والوں اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کیلئے کوشاں تمام مجاھدین کیلئے اور تمام امرا قائدین اور امرا کیلئے یہ پیغام ھے کہ اللہ سے اپنے بارے میں ڈریئےاللہ سے اپنے جھاد کے بارے میں ڈریئے اللہ سے اپنی امت کے بارے میں ڈریئے اللہ کی قسم ھمیں آپ کیلئے اس دولت اسلامیہ کی مدد سے پیچھے رھنے کیلئے کوئی عذر نھی ملتا پس ایسا موقف اختیار کیجئے جس سے اللہ تعالی آپ سے راضی ھوجائیں پردے ھٹ چکے ھیں اور حق عیاں ھو چکا ھے بلاشبہ یہ ایک اسلامی مملکت ھے یقیننا ایک اسلامی ریاست ھے یہ مسلمانوں کمزوروں یتیموں بیواوں اور مسکینوں کی مملکت ھے اگر آپ اس دولت اسلامیہ کی مدد کریں گے تو یہ آپ اپنےلیئے کریں گے یہ خلافت ھے پس اب وقت آگیا ھے کہ اپنےبکھرے پن،انتشار اور تفرقہ کو ختم کریں ۔جس میں اللہ کے دین سے کوئی چیز موجود نھی پس اگر آپ نے اس دولت اسلامیہ کو بے یارو مددگار چھوڑا یا اس سے دستبردار ھوئے تو آپ اس دولت اسلامیہ کو کوئی نقصان

نھی پھنچا سکتے بلکہ آپ صرف اپنے آپ کو ھی نقصان پھنچایئں گےکیونکہ یہ دولت اسلامیہ ھے اور دولت اسلامیہ بھی مسلمانوں کی آپ کیلئے امام بخاری کی روایت کردہ وھی حدیث کافی ھے جسے معاویہ رضی اللہ عنہ ھے کہ وہ کہتے ھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئےسنا:

(هذا الأمر في قريش: لا يعاديهم أحد إلا كبه الله على وجهه، ما أقاموا الدين)

یہ (خلافت والا) معاملہ قریش میں ہے۔ان سے جو دشمنی کرے گا تو اسے اللہ تعالی منہ کے بل واپس پلٹائے گا،اس وقت تک جب یہ دین کو قائم کریں۔
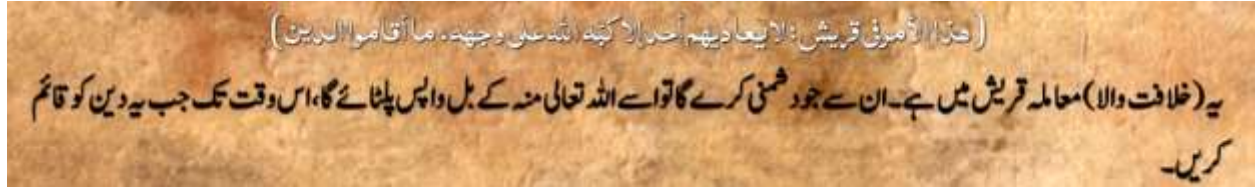
مزید جاننے کیلئے وزٹ کریں:

https://addawlah.wordpress.com/

http://www.muwahideen.co.nr/

https://www.facebook.com/ahlebatilkailmiradd

https://www.facebook.com/pages/BitterTruthnetpk/1057314564283795?ref=ts&fref=ts

https://www.facebook.com/groups/AhwaalUmmat/?fref=ts

www.dawatehaq.net

https://www.facebook.com/pages/%D8%AF%D8%B9%D9%88%D8%AA%D9%90-%D8%AD%D9%82/1571358563146838?fref=ts

https://justpaste.it/totallinks

نوٹ: میں کوئی عالم نہی میرا مقصد اس پر فتن دور میں صرف اور صرف آپ تک پیغام پہنچانا ھے۔لہذا پہلے تو میں ھر اس اعتقاد قول و فعل سے بیزار ھوں جو شریعت کے خلاف ھو چاھے اسکا تعلق کسی مجاھد سے ھو یا مجھ سے یا کسی سے بھی۔دوسرا میرا ھر کسی کے ایک ایک نظریئے اور اعتقاد سے متفق ھونا لازمی نہی۔تیسرا ھر چیز کا چاھے کوئی آیت ھو یا حدیث کوئی واقعہ ھو یا خبر کچھ بھی ھو کچھ بھی ھر چیز کی پہلے تحقیق کریں پھر یقین کریں میرے اوپر کسی بھی قسم کی علمی یا کوئی دوسری زمہ داری نہی ۔

اور آخر میں آپ سب سے گذارش ھے کے بس ایک دفعہ اللہ کی کی تعریف کرنے کے بعد درود شریف پڑھ کے میرے اور میری فیملی کیلئے دعا کردیں کے اللہ ھمکو آخرت میں کامیاب کردے اور آخرت کی ناکامی سے بچالے۔

اللہ آپکا حامی و ناصر ھو۔۔

منجانب آپکا ایک پاکستانی بھائی